بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

سلام کا طریقہ

سلام میں توحید

سلام میں محبت

سلام کی برکات

سلام میں تعظیم

سلام میں تعلیم

بقلم:

امیر المجاہدین حضرۃ اقدس مولانا محمد مسعود اظہر صاحب دامت برکاتہم العالیہ

سلام کا افضل ترین طریقہ

اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب ﷺ کی امت پر عظیم احسان کہ.....اس امت کو ''صلوٰۃ وسلام'' جیسی عظیم عبادت اور نعمت عطاء فرمائی.....فرمایا: ''اے ایمان والو! حضور ﷺ پر صلوٰۃ یعنی (درود) بھیجتے رہو اور ان پر خوب سلام بھیجتے رہو''.....''صلوٰۃ'' یعنی درود شریف بھیجنے کا سب سے افضل اور اعلیٰ طریقہ ''درود ابراہیمی'' ہے.....جو ہم نماز کے آخر میں پڑھتے ہیں.....اور ''سلام'' بھیجنے کا سب سے اعلیٰ طریقہ وہ ہے جو.....ہم نماز کے قعدہ اولیٰ اور قعدہ اخیرہ کے تشہد میں پڑھتے ہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ!

یہ سلام خود حضور اقدس ﷺ نے بہت تاکید کے ساتھ امت کو سکھایا ہے.....اور یہی آپ ﷺ پر ''سلام'' بھیجنے کا سب سے افضل، سب سے مقبول اور سب سے اعلیٰ طریقہ ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ!

احادیث مبارکہ کے مطابق ہمارا یہ سلام فرشتوں کے ذریعہ.....حضور اقدس ﷺ تک ہمارے نام اور ولدیت کے ساتھ پہنچایا جاتا ہے اور آپ ﷺ اس کا جواب ارشاد فرماتے ہیں اور حضور اقدس ﷺ پر سلام بھیجنے والے پر اللہ تعالیٰ اپنے دس سلام نازل فرماتے ہیں.....آپ ﷺ کا ہم پر حق مبارک ہے اور ہمارے لئے عظیم سعادت ہے کہ ہم آپ ﷺ پر سلام بھیجیں.....اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم روزانہ کم از کم تین سو بار یا سو بار دن اور سو بار رات کو درود شریف کے ساتھ ساتھ یہ سلام بھیجا کریں: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ!

اللہ تعالیٰ ہمیں ''دین'' کی سمجھ عطاء فرمائیں.....ایک ضروری بات سمجھ لیں.....ہم کہتے ہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ!

اس کا ترجمہ الفاظ کے مطابق یہ بنتا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں آپ پر نازل ہوں۔''

بظاہر یہ ''خطاب'' کا صیغہ ہے.....جیسے کوئی سامنے موجود ہو اور اس سے یہ کہا جا رہا ہو.....جبکہ صورتحال یہ ہے کہ.....آپ ﷺ نے یہ الفاظ اپنے صحابہ کرام کو سکھائے اور آپ ﷺ ہمیشہ ان کے سامنے نہیں ہوتے تھے.....آپ ﷺ کبھی جہاد پر تشریف لے جاتے تو پیچھے جن کو چھوڑ جاتے وہ انہی الفاظ میں سلام پڑھتے تھے.....اور جب صحابہ کرام سفر پر ہوتے تھے اور آپ ﷺ مدینہ منورہ تشریف فرما ہوتے تو سفر میں بھی.....صحابہ کرام یہی پڑھتے تھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ!

معلوم ہوا کہ یہاں خطاب کا صیغہ تعظیم، محبت، اکرام اور استحضار کے لئے ہے.....اس معنیٰ میں نہیں ہے کہ.....آپ ﷺ ہمارے سامنے موجود ہوتے ہیں.....ہم کہاں اس قابل؟.....ایک مؤمن کے ایمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو یاد رکھے.....ان کی تعظیم بجالائے.....اور خود کو ان کی نبوت و رسالت کے سائے میں سمجھے.....پس اسی لئے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں بھی یہی سلام کا افضل طریقہ تھا اور آج بھی یہی سلام کا افضل ترین طریقہ ہے.....اور اس میں اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے سلام کی اتباع ہے کہ.....ہم نماز میں بھی پڑھیں اور ویسے بھی اپنا ورد بنائیں: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ!

توحید کا تقاضہ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک صلوٰۃ وسلام کا کتنا بلند مقام ہے.....اس کا اندازہ نماز سے لگائیں..... نماز سب سے اہم عبادت، سب سے ضروری فریضہ اور ایمان کی سب سے پہلی علامت ہے اور..... جان بوجھ کر ایک نماز چھوڑنا بھی کفر کی علامت ہے.....نماز اللہ تعالیٰ کی توحید کا اظہار ہے..... عبادت صرف ایک اللہ تعالیٰ کے لیے.....سجدہ صرف ایک اللہ تعالیٰ کے لیے.....اب دیکھیں کہ.....نماز کا جو طریقہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اور ان کے ذریعے امت کو سکھایا.....اس نماز کا عروج اور اختتام حضرت محمد ﷺ پر سلام بھیجنے اور درود بھیجنے پر ہوتا ہے.....نماز میں ''تشہد'' واجب ہے اور تشہد میں سلام شامل ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ!

اور نماز کے آخر میں درود شریف ہے.....جو کئی اہل علم کے نزدیک سنتِ مؤکدہ اور کئی کے نزدیک واجب ہے.....معلوم ہوا کہ صلوٰۃ وسلام سے ''توحید'' پختہ ہوتی ہے اور ''توحید'' مقبول ہوتی ہے.....کیونکہ صلوٰۃ وسلام میں بھی اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت ہے کہ.....ہم اللہ تعالیٰ سے ان کے محبوب نبی کے لئے مانگتے ہیں.....اور ساتھ یہ بھی سمجھا دیا گیا کہ.....حضور اقدس ﷺ کی تشریف آوری کے بعد آپ ﷺ کو مانے بغیر نہ کوئی مومن بن سکتا ہے، نہ کوئی جنتی اور نہ کوئی کامیاب.....اے ایمان والو! آپ ﷺ پر بہت درود بھیجو اور ساتھ سلام بھی بہت بہت اور کہو:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ!

اللہ السّلام جل شانہ

اللہ تعالیٰ ہم سب کی اصلاح فرمائیں.....دل اور نفس کی اصلاح کا ایک بہترین ذریعہ.....حضور اقدس ﷺ پر کثرت سے ''درود وسلام'' بھیجنا ہے.....اہل علم نے لکھا ہے کہ.....جس مسلمان کو کوئی کامل شیخ اصلاح یا رہنمائی کے لئے نہ ملے تو وہ ''صلاۃ وسلام'' کی کثرت کرے.....''صلاۃ و سلام'' کی کثرت دل اور نفس کی اصلاح کے لئے اکسیر نسخہ ہے.....اس امت کے بہت سے افراد نے اخلاص کا اونچا مقام اور سلوک واحسان کی منزلیں ''صلوٰۃ وسلام'' کے ذریعے طے کی ہیں.....ہم جب کہتے ہیں: ''صلی اللہ علیہ وسلم'' تو اس میں ''صلی اللہ علیہ'' صلوٰۃ یعنی درود ہے اور ''وسلم'' سلام ہے.....سلام کا یہ طریقہ بھی.....اہل علم نے جائز لکھا ہے.....مگر سب سے افضل اور مسنون ''سلام'' یہ ہے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ!

اس سلام میں تین بار اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے:

(۱) اَلسَّلَامُ اللہ تعالیٰ کا نام مبارک ہے یعنی ''صفاتی نام''۔

(۲) رَحْمَةُ اللهِ میں لفظ ''اللہ'' موجود ہے۔

(۳) بَرَكَاتُهٗ کے آخر میں جو ''ہٗ'' ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہے۔

سبحان اللہ.....حضرت آقا ﷺ پر سلام میں.....تین بار اللہ جل مجدہٗ کا ذکر اور اس میں تین بار حضور اقدس ﷺ کا تذکرہ مبارک ہے.....سبحان اللہ! کیسا والہانہ سلام ہے.....کوئی اپنی طرف سے لاکھوں سلام، کروڑوں سلام بنا کر پڑھتا رہے وہ اس مسنون، مبارک اور عظیم سلام کے ایک بار پڑھنے کے برابر مقام نہیں پا سکتا.....خوب پڑھیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ!

مکتوبِ خادم

سلام میں تعظیم اور استحضار

اللہ تعالیٰ ''ہمیں'' یقین کی دولت عطاء فرمائیں..... اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم حضور اقدس ﷺ پر سلام بھیجیں..... آپ ﷺ نے ہمیں بتایا کہ تمہارا سلام فرشتوں کے ذریعے مجھ تک پہنچتا ہے اور میں جواب ارشاد فرماتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سلام پڑھنے والے پر دس سلام نازل فرماتے ہیں..... اب مسلمان کو ان تمام باتوں کا یقین ہونا چاہیے..... اسی طرح ہر مسلمان کے دل میں..... ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' کے بعد ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' بھی نقش ہونا چاہیے..... یہ دونوں اجزاء ملیں گے تو ایمان ملے گا اسلام ملے گا..... یہ دو باتیں آپ نے سمجھ لیں تو اب آپ کے لئے سلام کو سمجھنا آسان ہو گیا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ!

حضرت آقا مدنی ﷺ کی رسالت اور محبت ہمارے دل میں حاضر ہے..... اور ہمارا اسلام بھی ان تک پہنچ رہا ہے..... تو ایسی حالت میں ہم نے آپ ﷺ کی تعظیم اور محبت کو اپنے سامنے محسوس کیا اور خطاب کا صیغہ استعمال کر کے سلام پیش کیا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ!

اسے کہتے ہیں تعظیم، اسے کہتے ہیں استحضار..... باقی ہر جگہ حاضر و ناظر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ ہی کی شان ہے کہ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہو سکتے ہیں..... کسی اور محترم ہستی کو ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا خود اس ہستی کی بے ادبی ہے..... ہم کہاں اس قابل اور ہماری خلوت و جلوت کہاں اس لائق کہ ہم اتنی عظیم ہستی کا سامنا کر سکیں..... اللہ تعالیٰ تو ''اللطیف'' ہیں، خالق ہیں، علیم ہیں اور ستار ہیں اور كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَأْنٍ ہیں اور ان کی شان ہمارے تصور سے بہت بلند ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ!

برکات ہی برکات

مکتوبِ خادم

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور اقدس ﷺ سے سچی اور حقیقی محبت عطاء فرمائیں.....ایک اللہ والے بزرگ جو آپ ﷺ پر کثرت سے درود بھیجتے تھے ان کو خواب میں رہنمائی ملی.....انہوں نے پوچھا کہ میں فلاں فلاں الفاظ میں درود اور سلام پڑھتا ہوں.....فرمایا گیا کہ ٹھیک ہے جن الفاظ میں پڑھتے ہو، پڑھتے رہو مگر آغاز ہمیشہ مسنون و مقبول الفاظ سے کیا کرو.....یعنی:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا إِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا إِبْرَاھِیْمَ، إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا إِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا إِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ، إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

پھر سلام ان الفاظ میں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ أَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ!

اس کے بعد جن الفاظ میں پڑھنا ہو پڑھو اور آخر میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کرو.....اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (سو بار یا چند بار).....اور اس کا بہترین وقت فجر کی نماز کے فوراً بعد کا ہے.....فرض ادا کرنے کے بعد (آیۃ الکرسی وغیرہ سے فارغ ہو کر) سورج نکلنے تک صلوٰۃ و سلام میں لگے رہو.....

وہ بزرگ لکھتے ہیں کہ.....اس عمل کی برکت سے بے شمار روحانی، دینی فوائد کے ساتھ ساتھ دنیوی فوائد کا یہ عالم ہے کہ..... پہلے میں خود فقیر تھا اور اب یہ حالت ہے کہ اگر "مصر" کی ساری آبادی بھی میری کفالت میں آجائے تو میں سب کی روزی، روٹی اور خرچے کا آرام سے بندوبست کر سکتا ہوں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ أَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ!

اللہ تعالیٰ مغفرت اور اکرام کا اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں.....حضرت اقدس مولانا سعید احمد پالن پوری رحمۃ اللہ علیہ کو.....ان کی ایک عبارت ملاحظہ فرمائیں.....تحریر فرماتے ہیں:

''سورۂ احزاب آیت'' (۵۴) کی بنا پر علماء نے فرمایا ہے کہ ہر آدمی پر زندگی میں کم از کم ایک بار رسول ﷺ پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا فرض ہے اور بار بار درود وسلام پڑھنا اہم ترین عبادت ہے، پس صلوٰۃ وسلام کو نماز میں شامل کرنے سے بہتر کیا ہوسکتا ہے کہ ہر نماز میں بار بار آپ ﷺ پر درود وسلام بھیجا جائے.....اس کی نظیر شاہ ولی اللہ قدس سرہ کا قول ہے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، پس اس کی شان بلند کرنا ضروری ہے اور نماز سے بہتر قرآن کریم کی شان بلند کرنے کے لئے کوئی جگہ نہیں ہوسکتی، اس لئے نماز میں قراءت کو فرض قرار دیا گیا ہے.....اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا: ﴿وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾.....''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ'' پڑھنے سے ﴿سَلِّمُوْا﴾ پر عمل ہوجاتا ہے اور ''وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ'' میں مفعول مطلق ﴿تَسْلِيْمًا﴾ پر عمل ہوجاتا ہے.....بعض حضرات نے رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد تشہد کے سلام میں تبدیلی کی تھی.....وہ ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ'' کی جگہ ''اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ'' پڑھتے تھے کیونکہ ''عَلَيْكَ'' حاضر سے خطاب ہے اور آنحضور ﷺ پردہ فرما چکے ہیں.....مگر امت نے اس تبدیلی کو قبول نہیں کیا اور اس کی دو وجہیں ہیں.....ایک: آنحضور ﷺ کی حیات طیبہ میں جو عورتیں گھروں میں نماز پڑھتی تھیں یا جو مرد مسجد نبوی کے علاوہ دیگر مساجد میں نماز پڑھتے تھے، وہاں آپ ﷺ موجود نہیں تھے، پھر بھی وہ صیغہ حاضر ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ'' کہتے تھے دوسری وجہ: یہ کلمہ حکائی ہے، یعنی شب معراج کی یادگار ہے، حکائی کلمہ کو اس کی اصل شکل پر باقی رکھنا ضروری ہے، جیسے ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ میں مخاطب حضور اکرم ﷺ ہیں، آپ ﷺ کی تشریف بری کے بعد بھی ﴿قُلْ﴾ کو پڑھنا ضروری ہے، اس کو حذف کرنا جائز نہیں، کیونکہ یہ کلمہ حکائی ہے۔ واللہ اعلم۔''

[تحفۃ الالمعی بتصرف یسیر]

مسنون سلام کا ترجمہ

مکتوبِ خادم

اللہ تعالیٰ ہی ''سلامتی'' عطاء فرمانے والے ہیں.....اس میں دو اہم باتیں یاد رکھیں:

(۱) ''سلامتی'' کے معنیٰ بہت وسیع ہیں، یہ ایک جامع اور عظیم نعمت ہے.....ساری مخلوق سلامتی کی محتاج ہے۔

(۲) ''سلامتی'' کے کئی درجات ہیں.....ادنیٰ، اوسط، اعلیٰ اور پھر اعلیٰ ترین، چنانچہ جب ہم کہتے ہیں: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ!

تو اس کے تین ترجمے ہو سکتے ہیں:

(۱) ''السلام'' سے مراد اللہ تعالیٰ جل شانہ ہیں.....ترجمہ یہ ہوگا کہ ''اے نبی! اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے ساتھ، آپ کے حامی اور مددگار ہوں، وہ آپ کو عظمتیں، سلامتی، رحمتیں اور برکات عطاء فرمائیں اور جو حاصل ہیں ان میں مزید ترقی عطاء فرمائیں اور ہر نقصان اور کمی سے آپ محفوظ رہیں۔''

(۲) ''السلام'' سے مراد ''سلامتی''.....یعنی آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ''سلامتی'' کی نعمت نصیب ہو..... بلند ترین سلامتی..... ہر نقص اور نقصان سے سلامتی..... بہت اونچی سلامتی، دنیا، آخرت، امت، دین ہر چیز میں سلامتی۔

(۳) ''السلام'' کا مطلب تسلیم، فرمانبرداری و اطاعت.....یعنی آپ ﷺ کی فرمانبرداری اس امت اور مخلوق میں اور بڑھے.....جو فرمانبردار ہیں وہ مزید فرمانبردار ہوں اور جو نہیں ہیں وہ فرمانبردار بنیں، آپ ﷺ کی ''امتِ اجابت'' میں اضافہ ہو۔

ان تین کے علاوہ ایک ترجمہ یہ بھی کیا جاتا ہے کہ.....اس سلام سے مراد وہ سلام ہے جو معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ارشاد فرمایا.....یعنی ''اے نبی ﷺ! آپ پر اس عظیم المرتبت سلام کی دائمی برکات جاری و ساری رہیں۔'' اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ!

سلامتی کا نسخہ

مکتوبِ خادم

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ''سلامتی'' عطاء فرمائیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔

ہم حضرت آقا مدنی ﷺ پر ''صلوٰۃ وسلام'' کی کثرت کریں گے تو ہمیں بہت عظیم اور وسیع ''سلامتی'' نصیب ہوگی..... یہ جو ہم مسلسل نقصان اور گھاٹے میں جا رہے ہیں..... دین کا بھی نقصان اور دنیا کا بھی نقصان..... عمر گھٹ رہی ہے اور سب کچھ کم ہو رہا ہے..... اس نقصان سے ''سلامتی'' کے لئے ہم ''صلوٰۃ وسلام'' کی کثرت کریں..... ہم جب آپ ﷺ پر سلام بھیجتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہم پر سلامتی برساتے ہیں اور حضرت آقا مدنی ﷺ بھی ہمیں سلامتی کی دعاء دیتے ہیں..... اس لئے محبت سے پڑھیں: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ!

روایت میں ہے کہ تین چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے بہت طاقتور سماعت عطاء فرمائی ہے:

(۱) جنت (۲) جہنم (۳) حضور اقدس ﷺ کے روضہ اطہر پر موجود ایک فرشتہ

چنانچہ جب بھی کوئی بندہ دعاء کرتا ہے کہ ''یا اللہ! مجھے جنت عطاء فرمائیے: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ'' تو جنت سن لیتی ہے اور کہتی ہے: ''یا اللہ! اسے میرے اندر ٹھکانا عطاء فرمائیے''..... اور جو بندہ بھی دعاء مانگتا ہے: ''اَللّٰهُمَّ أَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ، یا اللہ! مجھے جہنم سے بچائیے''..... تو جہنم سن لیتی ہے اور کہتی ہے: ''یا اللہ! اسے مجھ سے بچا لیجئے''..... اور جب امت میں سے کوئی رسول اللہ ﷺ پر سلام بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ سن لیتا ہے اور وہ سلام رسول اللہ ﷺ کو پہنچا دیتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ فلاں نے سلام بھیجا ہے آپ اسے جواب ارشاد فرمائیے..... آج انسانوں کے بنائے ہوئے فون بوسٹر اور نیٹ سرور ایک وقت میں لاکھوں کالیں اور رابطے وصول کر کے آگے پہنچا سکتے ہیں تو خالقِ کائنات جن چیزوں کو سماعت کی خصوصی طاقت عطاء فرمائیں ان کی طاقت کا کیا عالم ہوگا..... فون ہماری آواز اگر ایک لمحے میں سعودیہ اور ترکی پہنچا دیتے ہیں تو وہ فرشتہ کتنا جلدی ہمارا سلام پہنچا دیتا ہوگا۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ!

روضہ اقدس پر حاضری کی دعاء

مکتوبِ خادم

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور اقدس ﷺ کے ''روضۂ اطہر'' پر حاضر ہو کر سلام پیش کرنے کی توفیق عطاء فرمائیں..... ابن ابی سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا..... رخصت ہوتے وقت آپ نے فرمایا: ''مجھے تم سے ایک حاجت ہے، تم جب مدینہ منورہ پہنچنا اور روضۂ اقدس پر حاضر ہونا تو آپ ﷺ کی خدمت میں میرا اسلام عرض کرنا۔''

ایک روایت میں ہے کہ حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ''روضۂ اقدس'' پر اپنا سلام بھیجنے کے لئے باقاعدہ تیز رفتار (ڈاک والے) گھوڑوں پر افراد بھیجتے تھے..... دیکھیں کتنا بڑا خرچہ، کتنا اہتمام اور کتنا عشق ہے..... یہ دونوں واقعات حضرت ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے لکھے ہیں۔

چند ضروری گزارشات

(۱) ہمیں صلوٰۃ کا بھی حکم ہے اور سلام کا بھی..... حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پہلے سلام سیکھا، پھر صلوٰۃ سیکھی..... نماز کے ہر قعدہ میں تشہد پڑھنا واجب ہے اور ''سلام'' تشہد کا حصہ ہے۔

(۲) الحمدللہ تمام مسلمان نماز میں ''سلام'' پڑھتے ہیں..... لیکن ضروری ہے کہ نماز کے علاوہ بھی ''سلام'' کی کثرت سے بھرپور فائدہ حاصل کریں۔

(۳) جن مسلمانوں نے ''صلوٰۃ'' یعنی درود شریف کی مقدار اپنے لئے مقرر کر رکھی ہے وہ ''سلام'' کی وجہ سے اس میں ہرگز کمی نہ کریں..... بلکہ سلام کو بھی اس میں بڑھا دیں..... یہ کم کرنے والی چیزیں نہیں ہیں..... اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو ''صلوٰۃ وسلام'' کی قدر کرنے اور زیادہ سے زیادہ یہ عبادت ادا کرنے کی توفیق عطاء فرمائیں۔

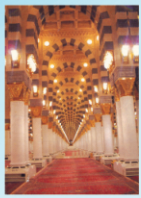

اہل علم کے لیے

مکتوبِ خادم

"سلام علی النبی ﷺ" کی مکمل وضاحت کے لئے اہل علم کی خدمت میں چند "بدیہی مقدمات" حاضر خدمت ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ نے ہمیں "صلوٰۃ" کا بھی حکم فرمایا ہے اور "سلام" کا بھی ﴿صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾۔

(۲) یہ حکم نماز میں بھی ہے اور نماز سے باہر بھی۔

(۳) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سلام پہلے سیکھا (کما فی البخاری) اور پھر آپ ﷺ نے انہیں "صلوٰۃ" کا طریقہ سکھایا، جسے ہم "درود ابراہیمی" کہتے ہیں۔

(۴) "سلام" کے جو الفاظ آپ ﷺ نے سکھائے اور آپ ﷺ کے وصال کے بعد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر سکھائے وہ یہ ہیں: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ!

(۵) "سلام" کے الفاظ میں موجود "صیغۂ خطاب" سے اگر کوئی اشکال یا خلجان ہوتا تو وہ "نماز" میں زیادہ ہوتا... کیونکہ "نماز" میں اللہ تعالیٰ کی طرف کامل توجہ اور توحید کا اظہار مطلوب ہے: ﴿وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ﴾

(۶) جب نماز میں اس صیغہ پر کوئی اشکال نہیں تو نماز سے باہر یہ کیسے بدعت ہو سکتا ہے؟

(۷) حضور اقدس ﷺ پر "سلام" کی جتنی صحیح روایات آئی ہیں ان میں "سلام" صیغۂ "انشاء" سے ثابت نہیں ہے..... سَلَّم یا سَلِّم وغیرہ..... یہ آسانی اور تسلسل کے لئے امت میں رائج اور مقبول ہو گیا..... مثلاً "صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" .....اصل میں خبر کا صیغہ اور جملہ مسنون ہے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ! تا مسجد میں داخل ہوتے وقت: "وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ" .....تو اس مسنون اور وارد صیغے کی دعوت دینا "سنت" کی دعوت ہے نہ کہ مدعت کی۔

(۸) لوگوں نے "سلام" کے طرح طرح کے صیغے بنا لئے ہیں جو کہ لاؤڈ سپیکرز پر پڑھے جاتے ہیں، جبکہ اصل صیغے کو چھوڑ دیا ہے..... اس لئے اصل صیغے اور اس کے مفہوم کی دعوت دینا ضروری ہے۔

(۹) "سلام" سے "محبت" بڑھتی ہے اور محبت رسول ﷺ مطلوب و مقصود ہے۔

(۱۰) ﴿وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ کے حکم پر پورا عمل روضۂ اقدس پر حاضری اور آپ ﷺ کے تذکرے کے وقت "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ" پڑھنے سے ادا ہو جاتا ہے..... اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو ہر جگہ حاضر و ناظر ماننا قطعاً جائز نہیں ہے۔